

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَرَبِّ الْقُرْآنِ تَتَذَكَّرُ ۝

اور قرآن پاک کو (ٹھہر ٹھہر کر خوب غور کر) پڑھ پی (منزل)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

علم تجوید کی پہلی آسان کتاب

تَتَذَكَّرُ الْقُرْآنَ

مع

آدابِ تلاوت و دعائی حفظ القرآن

مُصَنَّف

حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی

خادم مرکزِ اِدَارَةِ الْأَصْلَحِ الْبَدَرِ  
بھائی پھیر و صنل قصور



## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَرَزَّلْنَا الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا  
اور قرآن پاک (شمس مکرخوب سنوار کی پڑھ چا (تریل)

علم تجوید کی پہلی آسان کتاب

# تَنْزِيلُ الْقُرْآنِ

مع  
آداب تلاوت و دعائے حفظ القرآن

مُصَنَّفٌ



حافظ محمد یحییٰ عظیم میر محمدی

عام مرکزِ اِدارۃِ اِصلاحِ البَدنِ جانی پھیروں





235  
۲۱-۲

## علم تجوید کیوں ضروری ہے

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان عربی تھی اور قرآن حکیم اسی زبان میں نازل ہوا۔ جنت میں بھی یہی زبان بولی جائے گی۔ اگرچہ نزول قرآن کا مقصد تو اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے لیکن ادب اور محبت کے ساتھ اس کی تلاوت بھی عبادت ہے تلاوت قرآن کے لیے اس بات کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ عربی زبان میں ہر حرف کی آواز جدا گانہ ہوتی ہے اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو معنی بدل جاتا ہے جیسے قُلْ (کہہ دو) کُلْ (کھاؤ) قَلْب (دل) کَلْب (کُتا) نَصْر (مدد) نَسْر (گدھ) ہر حرف کو صحیح آواز سے ادا کرنے کو تجوید کہتے ہیں اس علم کی ضروری باتیں سیکھ کر بغیر قرآن کا تلفظ صحیح نہیں ہوگا اور قرآن کو غلط پڑھنا گناہ ہے ہاں جو شخص اس علم کو سیکھنے کی کوشش کرے پھر بھول کر یا زبان کی کمزوری سے غلطی ہو جائے تو وہ معاف ہے۔

❖



# ۲۹ حروفِ ہجا کے عربی نام

ا ب ت ث  
آلف با تا ثا

ج ح خ د ذ  
جیم حا خا دال ذال

ر ز س ش ص ض  
رزا سین شین صاڈ ضاڈ

ط ظ ع غ  
طا ظا عین غین

ف ق ک ل م ن  
فا قاف کاف لام میم نوون

و ہ ع ی

واو ہا موزہ یا

## ضروری اصطلاحات (مُقرّہ نام)

**حَرَکَت** : فَتْحَہ (زبر) کَسْرَہ (زیر) صَمَہ (پیش) کو کہتے ہیں۔  
**مُتَحَرِّک** : حرکت والے حرف کو کہتے ہیں اور الگ الگ نام مفتوح - مکسور اور مضموم ہیں۔

**سُکُون** : حرف کی آواز مخرج میں بند ہونے کو کہتے ہیں اسے جزم بھی کہتے ہیں۔  
**ساکن** : جس حرف پر سُکُون ہوا اسے ساکن یا مجزوم کہتے ہیں۔  
**تَنْوِین** : دو زبر - دو زیر - دو پیش کو کہتے ہیں۔

**مَخْرُج** : ہر حرف کے نکلنے کی جگہ۔ اس کی جمع مَخَارِج ہے۔

**حُرُوفُ حَلَقِی** : حلق سے نکلنے والے چھ حروف - ا - ہ - ع - ح - خ -

**اِسْتِعْلَاء** یا **اِتْفَاحِیْم** : حرف کو پُر کرنا یا موٹا پڑھنا - ہونٹ ہلاتے بغیر زبان

کی جڑ تالو کی طرف اٹھانے سے حرف پُر ہو جاتا ہے ہونٹوں کو گول کرنا غلطی ہے

صرف واو گول ہے حروف مُسْتَعْلِیَہ سات ہیں جن کا مجموعہ خُصَر

ضَغْطِ قِطْ ہے۔

**شَاِیَا عَلِیَا** : سامنے کے اوپر والے دو دانت شَاِیَا سَفْلِیَا : سامنے کے نیچے دو دانت۔

عُتْمَ : ناک سے آواز نکالنا۔ صرف م اور ن میں عُتْمَ ہوتا ہے جیسے اَدَمَ اَمِنَ اگر م یا ن لفظ کے شروع میں ہوں یا ان کے بعد کوئی ساکن ہو تو ناک سے باہر پڑھیں جیسے مَكْتُ ظَلَمًا اور نَصْرًا اَمِنُوا

مُتَشَابِه (ملتی جلتی آواز والے) حروف کے بخارج عودہ کا مخرج : حلق کا پچھلا حصہ جو سینے کے قریب ہے اس کو ادا کرتے وقت سینے سے ہوا نکالیں اور ع کو ہوا نکالے بغیر پڑھیں۔ ع ساکن ہو تو اس پر آواز توڑ کر آگے پڑھیں اور متحرک ہو تو اس سے پہلے حرف پر آواز توڑ کر ہمزہ ادا کریں۔

ع و ح کا مخرج : حلق کا درمیانی حصہ۔ ع کو ہوا کے بغیر ادر ح کو ہوا کے ساتھ دونوں کو گلا گھرچ کر نکالیں۔

ق اور ك کا مخرج : زبان کا آخری حصہ جیب کو سے کے قریب تالو سے ٹکرائے تو ق اور ذ رائے کی طرف ہٹ کر لٹ نکلتا ہے۔ ق پڑھے اور ك باریک۔ ث اور ط کا مخرج : زبان کی نوک ثنایا علیا کی جڑ سے ملا کر ث کو باریک آواز سے اور ط کو پُر آواز سے پڑھیں۔

ث۔ ذ۔ ظ کا مخرج : زبان کی نوک اُدھر والے اور پچھلے دانتوں کے درمیان رکھ کر نرم آواز سے ادا کریں۔ ظ کو پُر کریں۔

س۔ ص۔ ش ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کے سرے ملا کر ان کے جوڑ پر زبان کی نوک لگائیں آواز سیٹی جیسی سخت ہوگی۔ ص کو پُر کریں۔

ض : نوک زبان دانتوں سے جدا رکھ کر زبان کا بایاں کنارہ۔ اُپر کی داڑھوں کی جڑوں



سے لگائیں ص سب سے زیادہ پُر اور لمبا ہوتا ہے۔ اگر صحیح ادا نہ ہو سکے تو ط  
کی آواز یا بالآخر ذ جیسی آواز نکالیں۔ د پُر کی آواز غلط ہے۔

(تفسیر ابن کثیر و درمختار وغیرہ)

حُرُوفِ قَمَرِیَّة: الْقَمَر کی طرح جن حروف سے پہلے اَل کی لام ساکن پڑھی جائے  
انہیں قمری حروف کہتے ہیں ان چودہ حروف کا مجرور اَبْعَحَجَّحَتْ وَحَنَ  
عَقِیْمَہ ہے۔

حُرُوفِ شَمْسِیَّة: الشَّمْس کی طرح جن سے پہلے اَل کی لام اوغام ہو جائے انہیں  
شمسی حروف کہتے ہیں ت ث کے بعد وال سے ظاء تک بالترتیب پھر ل ن  
یہ بھی ۱۴ ہیں۔

## فتحہ کا بیان

ترجیحی لکیر حرف کے اوپر ہو تو اسے زبر (اوپر) اور منہ اوپر کو کھلنے کی وجہ سے  
فتحہ (کھولنا) کہتے ہیں جوڑ کرنے یعنی اَلِف زبر اکھنے کی ضرورت نہیں صرف آواز کو  
تھوڑا سا اوپر کھینچ دیں۔

ب ج خ د ر ش غ ف ل م  
ن و ی

مشتابہ حروف کی صحیح آوازیں مشق کریں۔

ع ا ع ت ط ق ک  
آخر حلق سے جھٹکے کے ساتھ درمیان حلق سے کھرچ کر۔ باریک پُر باریک

هَ - حَ - ثَ - سَ - صَ -

ہوا کے ساتھ نرم حلق سے کھج کر۔ نرم سخت پڑ

ذَ - شَ - ظَ - ضَ

نرم سخت پڑ زیادہ پڑا اور لمبا

ہدایت: پورا لفظ ایک ہی سانس میں اکٹھا ادا کریں۔

أَمَرَ عَدَلَ - سَكَتَ بَسَطَ - قَتَلَ كَفَرَ -

وَهَبَ فَتَحَ - مَكَثَ سَبَقَ - صَلَحَ -

ذَهَبَ زَرَعَ ظَلَمَ ضَرَبَ

اَلِف مَدَّة ۱۰

مفتوح حرف کے بعد خالی الف کو الف مدہ (لمبا کرنے والا) کہتے ہیں اس کی اپنی آواز نہیں ہوتی صرف پہلے مفتوح حرف کی آواز کو دگنا لمبا کر دیتا ہے کبھی الف مدہ کو کھڑی زبر کی شکل میں لکھتے ہیں۔ الف مدہ کو پُر حرفوں کے بعد پُر کر کے پڑھیں باقی ہر جگہ باریک رکھیں۔

زَا زَا - طَا طَا - فَا فَا -

زَادَ طَابَ فَازَ أَتَيَا مَعَنَا كَانَا ذَاتَا

دَعَا رَأْسَاهُمْ أَمِنْ كَانَتْ جَاوَزَا  
ذَوَاتَا فَتَهَا أَذَاقَ عَصَايَ ثَلَاثَةَ

## کسرہ (زیر) —

ترجمہ لکیر حرف کے نیچے ہو تو اسے زیر (نیچے) یا کسرہ کہتے ہیں جوڑ نہ کریں بلکہ  
حرف کی آواز ذرا اسی نیچے یعنی یا تے معروف ”جی ہی“ کی نصف کھینچ دیں ہائے مجہول  
کے سے ”جیسی آواز غلط ہے۔

ب ج خ د ر ش غ ف ل م ن و ی  
ع ا ع - ت ط - ق ک - ہ ح  
ث س ص - ذ ز ظ ض  
و ر ث س م ع ن ع م ا ر م ا ر ن ا ط ف ق ا  
م ل ک غ ا ف ر ک ت ا ب ش ق ا ق ا ت ن ا ر ا ع ن ا

## یائے مدہ — ی

مکسور حرف کے بعد یائے ساکن کو یائے مدہ کہتے ہیں اس کی اپنی آواز نہیں ہوتی۔ صرف پہلے کی آواز نیچے کو دگنی کھینچ دیتی ہے کبھی یائے مدہ کی بجائے کھڑی زیر ڈالتے ہیں۔

سِ سِیْ سِ قِ قِیْ قِ غِ غِیْ غِ  
سِیْ قِیْلَ غِیْضَ مَکَلِ اِلْفِ اِثْنِیْ  
بِاِثْنِیْ وَقِیْلَہُ بِقِیْصِیْ فِیْ عِبَادِیْ

## ضمّہ (پیش) و

حرف کے اوپر گول سوراخ والی لکیر کو ہونٹوں کے کچھ مل جانے کی وجہ سے ضمّہ (ملانا) کہتے ہیں اس کی آواز واو معروف ”تُو بُو“ کی نصف رکھیں واو مجہول جو کو ”جیسی آواز غلط ہے۔

عُ اُعْ - ثُ طْ - قُ کْ - هُ حْ  
ثُ سْ صْ - ذُ زْ ظْ ضْ  
خُلِقَ عَفِیْ یَہْبُ حَسَنَ تَصِفُ خُلُقُ  
فَلِقُ سُبُلَنَا یَحَاسِبُ اِعْظَمُ نَفِیْخَ فِیْہِ

## واو مدہ ء و

مضموم حرف کے بعد واو ساکن واو مدہ کہلاتی ہے اس کی اپنی آواز نہیں پڑھی جاتی بلکہ وہ پہلے حرف کی آواز آگے کو دگنی کھینچ دیتی ہے کبھی واو مدہ اُسے پیش کی شکل میں لکھتے ہیں۔

قُ قُوْ قُ مُمُومُ نُنْ نُونُ

قُولُ مَوْهِنُ نُورِهِ نُرِيَهُ وَرِي تَمُورُ

يُوسُفَ دَاوُدَ كَلِمَتُهُ قُطُوفُهَا فَكُلُوهُ

بڑی مدہ اور چھوٹی مدہ

کسی حرف مدہ کو تین گنا یا دو گنا لمبا کرنے کو مد کہتے ہیں مد آنے کی وجہ ہمزہ ہے اگر ہمزہ حرف مدہ کے بعد اسی لفظ میں آئے تو بڑی (مد متصل) آئے گی اور اگر حرف مدہ پہلے لفظ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے لفظ کے شروع میں آئے تو صرف مدہ کو دو گنا لمبا کریں گے یعنی چھوٹی مدہ (مد منفصل) سے پڑھیں گے۔ چھوٹی مدہ پر وقف کیا جائے تو وہ ختم ہو جائے گی۔

جَاءَ يُسْمَاءُ رَحْمَةُ يَصُوعُ سُوءَ تَبَوَّعَ

فِيْ اَبَائِنَا فَاِذَا اُوْدِيَ فَنَفَعَهَا اِيْمَانُهَا

## سکون یا جزم ۲

حرف مجزوم کی آواز اپنے مخرج میں بند ہو جاتی ہے اور نیچے یا اگے کو نہیں نکلتی اور اس کے ساتھ پہلے متحرک کو ملا دیا جاتا ہے یا در ہے کہ عربی میں ۵ یا ح ساکن سے پہلے فتح کی آواز اُر دُو کے شہر یا قحط جیسی ترچھی نہیں ہوتی بلکہ اُد پر کو سیدھی ہوتی ہے۔

أُحْ اُذْ اِزْ اُطْ اِضْ اُهْ اُحْ اِعْ اِءْ

بَلْ لَسْتُ أَصْلَحُ اِهْدِ يَهْدِي تَحْبَطُ فَخُذْ مَا نَزَدَا

حُرُوفُ قَلْقَلَةٍ: ب ج د ط ق پر جزم آئے تو ان کی آواز مخرج میں بند ہو کر رمل جاتی ہے۔

هَبْ تَجْعَلْ زِدْنِي شَطَاهُ يُقْتَلْ

ہدایت: ہر متحرک پر فتح یا ضم ہو تو پڑھیں اور کسرہ ہو تو باریک رکھیں ساکن ہو تو پہلے حرف پر کسرہ اصلی ہو تو باریک ورنہ پڑھیں اگر کسرہ عارضی ہو یا ساکن کے بعد کوئی حرف استعلاء ہو تو ہر پڑھیں پڑھا جائے گا۔

سِرْ - أَجْرُهُ أَطْهَرُ اقْرَأْ بِرَحْمَتِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ

أَرْسِلْ - أَرْكُضْ - اجْعَلْ - قِرْطَاسٍ فِرْقَةٍ

ط اور ق آنے سے پڑھیں کسرہ عارضی



مہارَبِک۔ فَاسْرِ۔ تَجْرِی۔ رِسَالَتَہ۔ اِصْبِرْ یَغْفِرْ لَکُمُ

وَ اَوَّلَیْنِہ (نرم) ے و

مفتوح حرف کے بعد واو ساکن کی آواز نرم سی ادا ہوتی ہے گٹو لکھنؤ جیسی آواز  
ہوگی غور شوق جیسی نہیں ہوگی۔

اَوْجُوْحُوْ قُوْ فَوْصُوْرُوْ عَوْضُوْ طُوْ نُوْ

اَوَّلِیْکَ جَوْفِہ حَوْلَہ قَوْلِیْ فَوْقَہَا مَوْعِدَہ شَرْوَہ

یَا ے لَیْنِہ (نرم) ے ی

مفتوح حرف کے بعد یائے ساکن مخرج سے نرم سی ادا ہوتی ہے "کئی گئی" جیسی  
آواز پیدا ہوگی "شے" کی طرح نہ پڑھیں۔

اَنِّیْ تَحٰی وَیْ غٰی ضٰی بٰی نٰی جٰی لٰی رٰی دٰی

اِنَّ حَیْثُ وِیْلَکَ غَیْرَہَا ضٰیْفٰی یٰنِہ عَیْنِکَ زَوٰجِیْنِ

خالی حروف

الف تہ کے بعد حرکت و ساکن سے خالی حروف پڑے نہیں جاتے۔ الف تہ  
کے بعد ساکن آجائے تو اسے بھی چھوڑ دیا جاتا ہے اور متحرک کو ساکن سے ملا دیتے ہیں۔

تَابُوا فَاَعْبُدُوا مِائَةَ جَاءِ  
ذُو الْفَضْلِ اُولُو الْعِزِّ

اَلِف مَدَّ زَائِد (۱)

قرآن مجید میں بعض جگہ الف مدہ کہئے گئے ہیں جن پر گول نشان ہوتا ہے یہ الف زائد  
ہیں پڑھے نہیں جاتے۔

اَنَا اَفَاتِنُ مَلَانِيهِ شَمُودَا سَلَسِلَا لِيَرْبُوا

تنوین ؕ ؕ ؕ

لفظ کے آخر میں نوں ساکن کی آواز پیدا کرنے کے لیے دو دو حرکتیں لکھتے ہیں اسے  
تنوین کہتے ہیں ایک کو حرکت اور دوسری کو نوں ساکن سمجھیں۔

اَنْ اِنْ اِنْ اَنْ اَنْ اَنْ اَنْ  
زَكَاةٌ سَوَاءٌ غَيْثٌ رَّشِيدٌ نُّوحٌ قَصْبٌ

اظہار (ظاہر کرنا)

نوں ساکن یا تنوین کے بعد کوئی حرف حلقی ہو تو نوں کی آواز صاف اور جلدی  
نکالیں یہ اکھار حلقی ہے۔

إِن أَنَا بَعَثُهُمْ - وَآخَرَ مِنْ خَيْرِ أَعْمَاءٍ مِنْ غَيْرِي  
خَلَقًا آخَرَ - يَوْمَ هُوَ بِجَمَالٍ حِينَ - شَيْءٌ خَلَقَهُ

ہدایت : ایک ہی کلمے کے اندر نوں ساکن کے بعد واؤ یا ی ہو تو اظہار طلق کریں۔  
قِنَوَانٌ - صِنَوَانٌ - بُنْيَانٌ - دُنْيَا  
ہدایت : م ساکن کے بعد م اور ب کے علاوہ کوئی حرف ہو تو م کی آواز صاف  
اور جلدی نکالیں۔

یہ اظہار شفوی ہے

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ - بِأَمْوَالِهِمْ هُمْ يُوقِنُونَ -  
مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا  
إِخْفَاءٍ (چھپانا)

نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف حلق - ب اور یو مَلُون کے سوا کوئی  
حرف ہو تو اخفاء حقیقی کریں یعنی نون کی آواز ایک الف جتنی ناک میں اس طرح نکالیں  
کہ زبان نہ تو نون کے مخرج تالو پر لگے اور نہ اگلے حرف کے مخرج پر لگے۔

أَنْتُمْ - نُبِغْ - عِنْدَهُ - شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ  
سَائِغَ شَرَابِهِ - غُلْ طَلْعَهَا

ہدایت : م ساکن کے بعد یہ ہو تو وہ دونوں ہونٹوں کو نرم سا دبا کر الف جتنی م کی آواز نکالیں۔

یہ اخفاء شغوی ہے

اَمْ بِهٖ - هُمْ بِالْغُوَّةِ - اَمْنَمْ بِهٖ - هُمْ بِالْاِخْرَةِ

اِقْلَابُ (بدلتا)

نون ساکن یا تنوین کے بعد ب ہو تو نون کی بجائے م کی آواز اخفاء شغوی کے ساتھ نکالیں۔

مَنْ بَاءَ - يَبُوعًا - سُبُلَةٍ - مِنْ بَعْدِهِ - اِذَا نُبِثَ

شَدَّ - وَدَدَ - وَدَّ

کبھی دو ہم مثل حرفوں کی بجائے ایک ہی حرف لکھ کر شد ڈالتے ہیں مُشَدَّد کو پہلے ساکن پھر حرکت سے پڑھیں اور دو حرفوں کے برابر دیر لگائیں لیکن درمیان میں آواز نہ توڑیں۔

حَقَّ - رَبِّ - كُلُّ - اَذَّنَ - رَبُّكَ - كَذَّبَ

حَقَّ - رَبِّيَّ - صَلُّوا - تَوَلَّوْا - سَوَّيْتَهُ

ہدایت : تم یا ان پر شد ہو تو غتہ کریں یعنی اسے الف جتنی دیر تک ناک میں پڑھیں۔

مَنْ مَنَا . ثُمَّ هَمُوا . مُحَمَّدٌ أَمِيُونٌ . زَيْنَاهَا  
ادغام

کسی حرف ساکن کے بعد اسی جیسا یا اس کے مخرج کا یا قریب مخرج کا کوئی متحرک حرف آجائے تو اس میں اساکین کو داخل کر کے شد کے ساتھ پڑھتے ہیں اس کو ادغام صغیر کہتے ہیں یاد رہے کہ مثلیں میں واؤ مدہ ویا تے مدہ کا ادغام اور مُتَجَانِسِينَ میں حرف حلقی کا ادغام منع ہے جیسے

قَالُوا وَهُمْ . فِي يَوْمٍ . فَاصْنَعْ عَنْهُمْ  
قُلْ لَا . قَدْ دَخَلُوا . فَنَادَوْا وَلَاتَ .  
تُسِطِعْ عَلَيْهِ . يُوَجِّهَهُ

ہدایت : مذکورہ ادغام کی طرح حرف ساکن کی آواز بالکل ختم کر کے اگلے حرف کو مشدود پڑھنا ادغام تام ہے۔

قُلْ رَبِّ . عَبْدُكُمْ . أُجِيبْتُ دَعْوَتَكُمْ .  
يُنِيَّ اَرْكَبُ مَعَنَا

ہدایت : اَل کے بعد حرف شمیسی ہو تو اس میں لام کا ادغام تام کریں۔ اس خالی لام اور دوسرے خالی حرف کو چھوڑ کر مشدّد سے ملائیں۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ

ہدایت : اللہ اور اَللّٰھُہم کی مشدّد لام کو پُر کریں لیکن اس سے پہلے کسرہ ہو تو دوسری لاموں کی طرح اس کو بھی باریک پڑھیں۔

پُر لام : هُوَ اللّٰهُ - اَمْرُ اللّٰهِ - اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

قَالُوا اللّٰهُمَّ

باریک لام : اللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ - یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ - قُلِ اللّٰهُمَّ

ہدایت : نون ساکن اور تنوین حروف "یَرْمُلُونَ" میں ادغام ہو جاتے ہیں سر اور لی میں ادغام تام بلا غنہ کریں۔

مَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رَبِّهِ - اَنْ لَّيْسَ - مِنْ لَدُنَّا -

رَبِّ رَحِيمٍ - بَشَرًا رَسُولًا - فَاِذَا لَوْنُهَا - رَزَقَاكُمْ

ہدایت : نون ساکن اور تنوین کو یَرْمُلُونَ کے م اور ی میں غنہ کے ساتھ ادغام تام کریں۔

مَنْ مَّرَقَدِنَا - اَنْ نَعُوذَ - كِتَابٍ مُّسْطُورٍ - نُوْرًا نَّهْدِي



ہدایت: تُوں ساکن اور تنوین کا "یََزْمُوْنِ" کے واور کی میں ادغام نام نہیں ہوتا بلکہ صفت غنہ باقی رہتی ہے یہ ادغام ناقص ہے۔

مِنْ وَّالِ لَنْ يَجْعَلَ ذِكْرًا نَّتِي خَيْرًا يَّرَهُ

ہدایت: ملے ساکن کاٹ میں ادغام ناقص ہوتا ہے ط کو بغیر قلمہ کے پھریں پھرت کو باریک ادا کریں۔

أَحْطُ. فَزَطْتُ. مَا فَزَطْتُمْ. لَنْ بَسَطْتُ

مَدْلَازِم

کسی کلمہ میں حرف مد کے بعد اصلی ساکن یا مشدود حرف جو تو حرف مدہ کو چھوڑ دینے کی بجائے بڑی مد کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اسے مد لازم کہتے ہیں مشدود حرف کو پہلے اردو کے موقوف "صاف" کی طرح پڑھیں پھر اس پر حرکت پڑھیں۔

الَّذِينَ حَاجَّهٖ كَافَّةً صَوَافٍ حَافِينَ وَلَا الضَّالِّينَ  
حَاجَّ جَهٗ. كَافَّةً

حروف مُقَطَّعَات (بے جوڑ)

قرآن مجید کی بعض سورتوں کے شروع میں کچھ حروف ایسے ہیں جو ملا کر نہیں پڑھے

جاتے بلکہ ہر حرف کا عربی نام جدا جدا لیا جاتا ہے ان کو حروف مقطعات کہتے ہیں جن ناموں میں حرف مدہ کے بعد کسی حرف ساکن کی آواز ہے اس پر مد لازم پڑھیں۔

قَاصٍ نَ طه طس یس الراء  
قَاف صَاد نُون طاسین یاسین الٹ لَام رَا  
حمر عسق کھ یعص الٹص طسم  
حَارِمْ عَلٰی سِینِ قَاف

## ادغام کبیر

کسی کلمہ کے آخری متحرک حرف کو ساکن کر کے دوسرے متحرک حرف میں ادغام کبیر ہوتا ہے۔

مَلِكِيَّ نِعْمَاهِي تَأْمُرُونِي اَتَحْلُوْنِي لَا تَأْمَنَّا  
اَل میں ملکنی ہے نِعْمَ مَا تَأْمُرُونِي اَتَحْلُوْنِي لَا تَأْمَنَّا

## اشمام

مضموم حرف کو ساکن پڑھ کر ہونٹوں کی شکل اس طرح بنانا کہ دیکھنے والا معلوم کرے کہ ضمہ ہی ادا کیا ہے اس کو اشمام کہتے ہیں یہ صرف سورہ يوسف کے کلمہ لَا تَأْمَنَّا میں ضروری ہے۔ نون مشدود پر پہلے اشمام کریں پھر اسے فتح اور الف سے کھڑا کریں۔

## اِمَالۃُ (جھکانا)

الف کوئی کی طرف اس طرح جھکانا کہ یاے مچھول کی آواز پیدا ہو جائے امالہ کہلاتا ہے۔ قرآن مجید میں صرف ایک جگہ بارہ بار الف کی آیت بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَہَا کہ مَجْرَہَا پڑھیں یہ سب ایک ہے۔

سُكْتۃُ (آواز توڑ کر ڈرا سا رُکنا لیکن سانس کو جاری رکھنا)

قرآن پاک کے دو مقام مَن سکتہ سَرَقِہ اور بَل سکتہ سَرَان پر ضروری ہے باقی جائز ہیں۔

## تحقیق و تسہیل

متحرک ہمزہ کھاف اور واضح پڑھنے کے لیے اس سے پہلے حرف پر سکتہ کرنے کو تحقیق کہتے ہیں۔

كَالْفِ . وَاِذَا . فَاُولٰٓئِكَ . يَوْمَئِذٍ .

قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

ہدایت : دو متحرک ہمزے جمع ہو جائیں تو پہلے ہمزہ پر بھی سکتہ کریں تاکہ دوسرا بھی تحقیق سے ادا ہو۔

ءَالِهَۃٌ . ءَاَمِنْتُمْ . جَاۤءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ

## قُلْ ءَانتُمْ اَعْلَمُ اَمَ اللّٰهُ

ہدایت : اکٹھے دو متحرک ہمزوں میں سے پہلے پر سکتہ نہ کرنا اور دوسرے ہمزہ کو نرمی سے ادکرنا تسہیل کہلاتا ہے قرآن کریم میں ایک جگہ آخر بارہ سلا کے لفظء انجی میں ضروری ہے ۔

## ہمزۃ القطع و ہمزۃ الوصل

جو ہمزہ عبارت کے شروع اور درمیان ہر جگہ پڑھا جائے اسے ہمزہ قطعی کہتے ہیں اور جو شروع میں پڑھا جائے لیکن درمیان میں پڑھا نہ جائے لکھنے میں خالی الف رہ جائے اسے ہمزہ وصلی کہتے ہیں ۔

ہمزہ قطعی: اَنْ۔ وَاَنْ۔ بِاِشْحٰی۔ اِنَّ الْیَاسَ۔ سَائِزِلُ۔ وَاَنْتٰ  
ہمزہ وصلی: اَللّٰهُ۔ وَاللّٰهُ۔ هُوَ الَّذِیْ۔ وَارْحَمٰنَا۔ اِنَّ اَبْنٰکَ  
اَلْ اَلْ اَنْ اَنْحَم اَبْن

## نُونُ قَطْنٰی

تتوین کے بعد ہمزہ وصل آجائے تو اس میں چھپے ہوئے نون ساکن کو زیر لگا کر ہمزہ وصل کے بعد سے ملائیں لکھنے میں دو حرکت کی بجائے ایک حرکت کے ساتھ چھوٹا سا نون ساکن لکھا جاتا ہے یہی نون قطنی ہے ۔

ہدایت : دوزبر کے بعد جزا دالف لکھا جاتا ہے تو ن قطنی ظاہر ہونے پر اسے الف  
مذہ سمجھ کر لبانہ کریں وہ زائد ہے۔

## مَثَلِ الْقَوْمِ نَفُورًا اسْتِكْبَارًا بِغُلَامٍ اُسْمُهُ فِتْنَةُ الْقَلْبِ وَقِف (ٹھہرنا)

کسی کلمہ پر آواز اور سانس توڑ کر طریقے کے مطابق ٹھہر جانے کا نام وقف ہے۔  
وقف کے تین طریقے ہیں۔

۱۔ اسکان (متحرک کو ساکن کر دینا) یہی طریقہ مشہور ہے۔ اور اسی کے قواعد آئندہ  
مذکور ہوں گے۔

۲۔ روم۔ حرکت کو بہت ہلکا سا (تَقْوًى) اس کا تہائی) ظاہر کرنا۔ جس کو صرف پاس والا  
سُن سکے۔ روم گولہ کے سوا ضمتہ اصلی اور کسرہ اصلی پر جائز ہے۔ اگر تنوین یا  
الٹی پیش یا کھڑی زیر ہو، تو غصیں گرا کر ان کے ضمتہ یا کسرہ کو تہائی ادا کرتے ہیں۔ اور  
فتمہ مثلاً يَعْلَمُونَ کے فُون کی اور عارضی ضمتہ جیسے عَلَيْكُمْ الْعَن کی سیم کا۔  
اور عارضی کسرہ جیسے اَنْذِرِ الَّذِينَ کے سہ کا وقف کے لیے ساکن کر دیا جائے  
گا۔ یہاں وقف بالروم جائز نہیں۔

۳۔ اِشمام۔ مضموم حرف کو ساکن پڑھ کر ہونٹوں سے ضمتہ کا اشارہ کرنا۔ یہ صرف ضمتہ  
اصلی پر جائز ہے۔

## رموز اوقاف (وقف کی علامتیں)

۱- دائرہ جو دراصل آیۃ کی گولۃ ہے۔ آیت ختم ہونے کی علامت ہے سنت اور افضل یہی ہے کہ یہاں ٹھہرا جائے۔ (جرری وغیرہ) آیات کے فواصل یعنی آخر کو ایک جیسا لانے نیز اسی اہتمام کے لیے کئی جگہ الفاظ میں تقدیم و تاخیر کرنے سے یہی منشاء الخی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آیات پر فصل (یعنی ہر آیت کو جدا کیا جائے۔ آیات کے باہمی تعلق کی وجہ سے ان میں وصل کرنا) یعنی ان کو ملا کر پڑھنا، خلاف سنت ہے۔ اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ کی ہر آیت پر وقف فرماتے تھے حالانکہ پہلی آیات میں باہمی تعلق ظاہر ہے۔ اگر جلدی پڑھنے کا موقع ہو تو وصل کی بجائے سکے کر لیا جائے، تاکہ آیات الگ الگ رہیں۔

۲- اس مقام پر وصل سے معنی بدل جانے کا اندیشہ ہے لہذا وقف لازم سمجھ کر ٹھہریں۔

۳- ط سے وقف مطلق کہتے ہیں، یہاں ٹھہرنا اچھا ہے۔

۴- ج وقف جائز کی نشانی ہے۔ یعنی ٹھہرنا اور نہ ٹھہرنا ہر طرح جائز ہے۔

## وقف بالانسکان کے قواعد

۱- لفظ کے آخر میں کوئی حرف مدہ ہو (خواہ وہ کھڑی زیر، یا کھڑی زیر یا الٹی پیش کی شکل میں ہو) یا کوئی اور جزم والا حرف ہو تو لکھنے کے مطابق پڑھ کر ٹھہر جائیں۔ یاد رہے کہ



کسی حرف مدہ پر وقف کیا جائے، تو اسے اصلی مقدار سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہیے۔ نیز اس کے بعد باہمزہ ساکن کی آواز پیدا نہ ہو۔

زَكْرِيَّا ۝ هُدًى ۝ أَمْرِئُ يُحْيِ ۝ أَلَّا تَعُولُوا ۝  
لَتَسْتَوْجِ تَخَلَّتْ ۝

۲۔ آخری حرف پر دوزبر کے سوا کوئی اور حرکت ہو، خواہ ایک ہو یا دو یا ۵ پر لکھی پیش یا کھڑی زیر ہو، تو اسے گرا کر حرف کو ساکن کر دیں۔ پھر اگر پہلے حرف پر کوئی حرکت ہے تو ملا دیں ورنہ اس ساکن کو اردو کے موقوف کی طرح پڑھیں۔

وَقَبَ ۝ فِي الْأَكْلِ ۝ أَحْمَدُ ۝ أَحَدُ ۝ مِنْ عَلِقَ ۝  
بِهِ ۝ غَيْرُهُ ۝ الْأَهْوَى ۝ مَا هِيَ ۝ بَرَقُ ۝ بِالْهَزْلِ ۝  
نِعْمَ الْعَبْدُ ۝ كَمْ لَيْشَتْ ۝ وَأَسْتَغْفِرُهُ ۝  
أَشْهُ اللَّهُ الْمَلِكُ ۝

ہدایت، اگر سہر سکون وقفی ہو، تو تین صورتوں میں باریک پڑھیں :-

۱۔ س سے پہلے پر کسر ہو۔ جیسے قَدَسَ ۝

۲۔ اگر پہلا ساکن ہو تو اس سے پہلے پر کسر ہو۔ جیسے حَجَرِہ ۝

۳۔ س سے پہلے یائے ساکن ہے تو جیسے خَيْرُ ۝ بَصِيرُہ ۝

باقی صورتوں میں اسے مزید مادہ کے ساتھ وقف بالزوم میں اپنی حرکت کے

مطابق ہی پڑیا باریک ہوگا۔

باریک: مُتَّصِرٌ عَيْنَ الْقَطْرِ فِيهَا السَّيْرُ ط مِنْ نَصِيرِهِ  
 پُر: بِسَحَرِهِ دُسِيرِهِ شَهْرٌ ط صُفْرُهُ نَارُهُ نُورُهُ  
 ہدایت ۲: ۱۔ ساکن بالوقف سے پہلے کوئی حرف سہلہ ہو تو اس پر مد پڑھنا جائز  
 ہے اسے مد عارض یا مد جائز کہتے ہیں۔ اس میں طول (یعنی تین الف جتنی لمبائی)  
 افضل ہے۔

پھر توسط (یعنی دو الف جتنی) اور قصر (ایک الف یعنی حرف مدہ کی اصل مقدار)  
 بھی جائز ہے۔ لیکن وہ ساکن اگر ہمزہ ہے تو قصر جائز نہیں ہوگا۔ وقف بالروم  
 میں مد جائز نہیں۔

هَادِهِ مَعْرُوفٌ ط نِعَمَ الْوَكِيلُ لَقَوِيَّ عَزِيزُهُ  
 إِلَّا آيَاهُ ط فَمُلْقِيهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ط أَغْنِيَاكُمْ  
 قُرُوءُ ط وَلَا الْمُسِيءُ ط

ہدایت: ساکن بالوقف سے پہلے حرف لین ہو تو بھی مد جائز ہے۔ لیکن اس میں  
 قصر افضل ہے۔

فِي لَحْنِ الْقَوْلِ مِنْ خَوْفِهِ وَالصَّيْفِ خَشْيَ الرَّسْمِ بِالْغَيْبِ ط

ہدایت : نون اور میم پر وقف بالستکون کے وقت اظہار کریں۔ غنۃ سے سجھیں۔

أَمْعَاءُ هُمْ ۚ كَالْأَعْلَامِ ۚ مُسْتَقِيمٌ ۚ  
مَقْسُومٌ ۚ وَلَا نَوْمٌ ۚ وَيَقْبِضُ مَا لِرَحْمَنِ ۚ  
إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۚ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۚ

۲۔ آخری حرف پر دو زبر ہوں تو ان کو کھڑی زبر سے بدل کر الف جتنا لبا کریں۔

ضَحِيٍّ سَوَاءٍ ۚ صَالِحًا مَدَّ كَادًا ۚ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۚ

۳۔ گولۃ پر وقف کیا جائے تو اُسے ۴ بنا کر ساکن پڑھیں خواہ اس پر دو زبر ہوں۔

لَايَةً بِبِقُوَّةٍ ۚ الْحَاقَّةُ ۚ مِنَ الصَّلَاةِ ۚ وَزَكَاةٍ ۚ

۵۔ مشدّد حرف پر وقف کریں تو اس کی حرکت گرا کر ساکن پڑھیں لیکن وہ بانے میں دو حرفوں کے برابر دیر لگائیں۔

مُسْتَمِرٌّ ۚ فِيهِنَّ ۚ عَرَبِيٌّ ۚ فَطَلُّ ۚ مِنَ الْغَمْرِ ۚ

## ہدایات برائے وقف

- ۱۔ عوام کو علامات وقف کے سوا کہیں نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ عالم بوقت ضرورت ایسی جگہ ٹھہرے جہاں معنی میں خلل نہ واقع ہو۔ اور کلمہ کے درمیان جیسے الْقَمَر کی لام یا اِیم پر اور کلمہ موصول پر جیسے اَلَا میں اَنْ پر وقف جائز نہیں۔
- ۲۔ کسی مجبوری سے، مثلاً سانس پھول جانے، یا بھول جانے کی وجہ سے علامات وقف کے سوا کسی کلمہ پر ٹھہرنا پڑے، تو اسی کلمہ کو دہرا کر، یا ذرا پہلے سے شروع کر کے تلاوت کریں، اہل علم آگے پڑھنے میں معنی کا خلل نہ دیکھیں تو جائز ہے۔
- ۳۔ مقام وقف پر سانس توڑ کر ٹھہر جانا، مگر ساکن نہ کرنا جیسے اَللّٰهُ الصَّمَدُ پر ٹھہر جاتے، اور ضمتہ بھی پڑھا جاتے یا ساکن کر دینا لیکن سانس اور آواز توڑے بغیر آگے پڑھتے جانا، جیسے مذکورہ لفظ کی دال ساکن پڑھی جاتے۔ لیکن ٹھہرے بغیر لَمْرَیْلَہ پڑھ لیا جائے۔ یہ دونوں طریقے غلط ہیں۔
- ۴۔ درمیان آیت یا ختم آیت پر سکتہ (یعنی سانس جاری رکھتے ہوئے آواز کو ذرا سا توڑ کر آگے پڑھتے جانا) کرتے وقت وقف کا قانون جاری کرنا ہوگا۔ قرآن کے دو ضروری سکتوں مَن سکتہ سَرِاق ۵ بَل سکتہ سَرَان میں نُون کو اظہار سے، اور لام بغیر ادغام پڑھی جائے گی۔ نُون پر اخفا کرنا غلطی ہے۔ ان دو کے علاوہ بھی کچھ سکتات ہیں جن پر سکتہ کا عمل جائز ہے۔ بعض لوگ تلاوت میں لفظ لفظ پر رُکتے ہیں اور سورۃ فاتحہ کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ مِلّٰک اور اِیَّاک وغیرہ پر سکتہ

ضروری سمجھتے ہیں۔ پھر وہاں اسکان بھی نہیں کرتے یہ تجوید سے جہالت ہے۔

## قرآنی رسم الخط

نزل قرآن کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو حفظ کرانے کے علاوہ لکھوا بھی دیتے تھے صدیق اکبرؓ نے پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے اپنے دور خلافت میں کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ اور ان کے دوسرے ساتھیوں سے قرآن پاک لکھوا کر مختلف جگہ نقلیں بھیجوائیں وہ جس طرز پر لکھے گئے اسی خاص طرز کا نام قرآنی رسم الخط ہے اس میں حروف کی کمی بیشی کی حکمت تواضع تعالیٰ کو معلوم ہے لیکن جہاں تلاوت میں اصل الفاظ کو ادا کرنا ہوتا ہے وہاں کتابت اور وقف کے موقع پر رسم الخط کا لحاظ بھی ضروری ہوتا ہے مثلاً اَنَا، لَكِنَّا (کہتے ہیں الف زائد ہیں اور فِيمَ اَنْتَ میں ما کا الف محذوف ہے اور مِنْ مَّا اور اَيْنَ مَّا کو حِٹّا اور اَيْنَمَّا دو کلموں کو ملا کر لکھا گیا ہے اور کہیں رَحْمَةً اور نِعْمَةً کو تائے مبسوط یعنی ت کے ساتھ لکھا گیا ہے لیکن پارہ ۲۱ کے يَبْصُطُ اور بَصْطَةٌ میں ص کے جگہ ص پڑھنا ضروری ہے اور مُصَيِّطٌ میں ص ہی پڑھیں اور اَمْرُهُمُ الْمُصَيِّطُونَ میں دونوں طرح جائز ہے۔

## سجدة تلاوت

قرآن مجید میں پندرہ مقام پر نماز میں یا باہر پڑھنے اور بالقصد سُننے والے کو ایک سجدة لازم ہو جاتا ہے۔ حاشیہ اور ختم آیت پر بطور علامت ”السَّجْدَةُ“ لکھا ہوتا ہے۔ نماز کے علاوہ تلاوت اور سجدة تلاوت کے لیے وضو شرط نہیں۔ مگر افضل ہے۔ یہ سجدة کبھی رہ جاتے تو اس کی قضا ثابت نہیں۔ سجدة میں یہ دُعا پڑھیں۔

سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ  
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ  
تلاوت قرآن پاک کے فضائل

قرآن پاک کی حیثیت قانون اور تاریخ کی عام کتابوں جیسی نہیں جن سے اصل نفع صرف مسائل و واقعات ہوتے ہیں اور ان کے الفاظ کا اور نہ مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ محبوب حقیقی، خدا نے ذوالجلال کا پیغامِ محبت ہے جس کو مشوق اور تعظیم کے ساتھ نمازوں میں، اور خارج نماز بار بار پڑھنے کا حکم ہے اور اس کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں۔ اُنکے والوں کو مشقت کی وجہ سے دُگنی ملتی ہیں۔ اس عظیم اجر کی بشارت دیتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حروفِ مقطعات الح کہی مثال دے کر فرمایا۔ یہ تین حرف ہیں۔ یعنی ان پر تیس نیکیاں ہیں جن حرف



کے حقیقی معنی اہل علم کو بھی معلوم نہیں۔ اس کی مثال دینا اس بات کی دلیل ہے کہ معنی و مطلب سمجھ بغیر بھی قرآن کی تلاوت عظیم عبادت ہے۔ لیکن صرف الفاظ پر قناعت اور مطلب سے بے خبری یقیناً علم حقیقی سے محرومی ہے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تم میں سب سے بہتر قرآن سیکھنے اور سکھانے والے ہیں۔  
تلاوت کرنے والا خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اس کو بن مانگے وہ نعمتیں عطا ہوتی ہیں جو دُعا میں کرنے والوں کو بھل و فہم نہیں ملتیں۔  
جو قرآن کی تلاوت رکھے، اور اس کے حکموں پر عمل کرے اس کے والدین کو نورانی تلح پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے بڑھ کر ہوگی۔  
حافظ قرآن جو حامل ہو خاندان کے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا جو درختی ہو چکے ہوں گے۔

20055

## آداب تلاوت

تمام نیک اعمال کا ثواب رضائے الہی کی نیت سے ملتا ہے۔ جو عمل شہرت یا مال کی خاطر کیا جائے، وہ مردود ہو جاتا ہے۔ مجنبی اور حائضہ کے لیے قرآن کو ہاتھ لگانا منع ہے۔ مجنبی کے لیے زبانی پڑھنا بھی جائز نہیں۔ قضائے حاجت کے وقت اور بحالتِ کدھر و سجده قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔ تلاوت با وضو افضل ہے۔ قرآن جہاں سے پڑھا جائے پہلے استعاذہ (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) پڑھنے کا حکم ہے اور سورۃ برأت (پل) کے سوا تمام سورتوں کے شروع میں بسملہ

(یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا) ضروری ہے۔ درمیانِ سُورۃ سے شروع کرنا ہوا تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ شریف، پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ یُصْرَفُ اَعُوْذُ پڑھ کر شروع کریں۔ گویا تلاوت گفتگو کرنی پڑ جائے، تو دوبارہ شروع کرتے وقت اَعُوْذُ پڑھیں۔ قرآن مجید تکلف سے پاک اچھی آواز سے پڑھنے کا حکم ہے۔ لیکن راگ اور نوحر کی طرز اور فر فر پڑھنا جس سے لفظ پورے آواز نہ ہوں ممنوع ہے۔

## مختلف آیات کے جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیاتِ رحمت پر سوال کرتے اور آیاتِ عذاب پر پناہ پکڑتے تھے۔ چنانچہ ذکرِ رحمت و جنت پر مثلاً: **بَنَّا اِنْسَانًا مِّنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۝۱ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ الْفُورَةَ** وس اور رحمت والوں کے ذکر پر **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ** کہنا چاہیے۔ اور بیانِ عذاب پر **اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنَا مِنْهُ** اور عذاب والوں کے بیان پر **اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ** کہنا چاہیے۔ **فَبِآیِّ الْاَیِّ رَبِّکُمْ تَكْذِبَانِ** (رحمن) کے جواب میں **لَا بَشَیْءٌ مِّنْ لَّعْنَتِکَ رَبَّنَا تُکْذِبُ وَلَکَ الْحَمْدُ**۔ **فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ** رواہ پر **سُبْحَانَ رَبِّیْ الْعَظِیْمِ** ختم سورہ ملک پر **اللّٰهُ یَا قَیُّوْمُ** سَبِّحْ اسْمَ رَبِّکَ الْاَوْحٰی کا جواب **سُبْحَانَ رَبِّیْ الْاَوْحٰی** ختم والتین پر **بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ** کہے۔ اور سورہ فاتحہ اور سورہ بقرہ کے آخر میں **اٰمِیْن** کہنا سنت ہے۔

## دُعَاءُ حِفْظِ الْقُرْآنِ

حضرت علیؓ کے حافظہ کی شکایت کرنے پر رسول کریمؐ نے حفظ القرآن کا یہ وظیفہ بتایا کہ تین، پانچ یا سات جمعہ کی راتوں میں عشاء اور صبح کے درمیان (آخری تہائی رات افضل ہے) چار رکعت نقل پڑھے جائیں۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ یس دوسری میں دخان تیسری میں سورۃ السجدہ اور چوتھی میں مٹک پڑھی جائے غارغ ہو کہ کچھ دیر حمد و ثناء اور ورد و شریف و سلام مقرر بین پڑھ کریدو عا طبرہیں۔

اللَّهُمَّ احْمِنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَغْنِيْنِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي  
اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّاسِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ  
بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطَلِّقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تُغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا

أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

## دُعَاءِ خَتَمِ الْقُرْآنِ

مجلس ذکر یا تلاوت قرآن پاک سے فارغ ہونے پر سورہ واصفٰت کی آخری تین آیات پڑھنا سلف صالحین کا طرز عمل ہے۔ اور جب قرآن ختم کیا جائے تو بہتر ہے کہ قرآن پاک کی اسی وقت ابتدا کر دی جائے۔ سورۃ فاتحہ اور سورہ بقرہ المفلحہ تک پڑھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْسِ وَخَشِقْ فِيْ قَبْرِىْ اَللّٰهُمَّ اَمْرَحْنِىْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ  
وَاَجْعَلْهُ لِىْ اِمَامًا وَنُوْرًا وَهُدًى وَرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْ لِيْ مِنْهُ  
مَا نَسِيتُ وَعَلِّمْنِىْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَامْرُقِ قِيَّ تِلَاوَتَهُ اَنَاءَ اللَّيْلِ  
وَ اَنَاءَ النَّهَارِ وَاَجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّامَرْتُ بِهَا الْعَالَمِيْنَ

## خُلاصۂ قواعد تَرْسِلِ الْقُرْآنِ

الفاظ کے اندر جو مختلف آوازیں جمع ہوتی ہیں، ان کو حُرُوفِ ہجاء کہتے ہیں عربی میں ان کی تعداد اٹھائیس ہے۔ مُنْتَه کے جس حصہ سے حرف نکلے وہ اُس کا مُخْرَج ہے۔ عربی میں ہر حرف کی اپنی ایک جُدا آواز ہے۔ حروف کو ان کے مُخْرَج اور صحیح آواز سے ادا کرنے کو تَجْوِید کہتے ہیں۔ نقطوں والے حروف معجمہ اور خالی مُحلہ کہلاتے ہیں۔ جن حرفوں کے پہلے لام تعریف (اَلْ کالام) سا کُن

پڑھی جاتی ہے۔ وہ قمریٰ اور جن میں ادغام ہو جاتی ہے، وہ شمسی ہیں۔ حرف کو پڑھنے یا آگے ملانے کے لیے حرکات ثلاثہ فتح، کسرہ اور ضمہ میں سے کسی حرکت کا ہونا ضروری ہے یہ متحرک حرف اس وقت مفتوح، مکسور اور مضبوط کہلائے گا۔ اور جس حرف کو ٹھہرانا یعنی اگلے حرف سے کاٹنا ہو، اس پر سکون (تثقیل) یعنی جزم (کاٹنا) ڈال کر ساکن یا مجزوم کر دیتے ہیں۔ فتح کو دگنا کھینچنے سے الف مدہ اور کسرہ سے یاتے مدہ اور ضمہ سے واؤ مدہ پیدا ہو جاتی ہے۔ حرف مدہ کے لمبا ہونے کی اصل مقدار کو مدہ اصلی کہتے ہیں۔ قرآن کریم کا کوئی حرف بڑھانا یا گھٹانا (مثلاً حرکت کو اشباع (لمبا کرنا) سے حرف مدہ بنا دینا یا حرکات مدہ کو گھٹا کر حرف حرکت پڑھنا۔ جیسا کہ راگ کی طرز یا فر پڑھنے والے کرتے ہیں) یا کسی حرف کو دوسرے کی جگہ پڑھنا (جیسے ح کی جگہ ق یا ع کی جگہ ہمزہ یا ث کی جگہ سس وغیرہ) یا حرکات و سکون میں تبدیلی کو تخریج حلی (ظاہر غلطی) کہا جاتا ہے۔ جو حرام ہے۔ اور ان کے سوا باقی مسائل تجرید میں کوتاہی کو تخریج خفی (پوشیدہ غلطی) جس کو عالم قرات ہی جانتے ہیں) کہا جاتا ہے۔ جو مکروہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیے گوشش اور توجہ کے باوجود بلا قصد غیر غلطی کے معاف ہونے کی امید ہے لیکن پتہ لگنے پر استغفار ہونا چاہیے۔

حروف مدہ کے بعد ہمزہ یا سکون آجاتے، تو ان پر مدہ فرعی جو چار قسم ہے پڑھی جاتی ہے۔ ہمزہ اسی کلمہ کا ہو، تو مدہ متصل ہے، جو حکم کے لحاظ سے مدہ واجب کہلاتی ہے۔ اور طویل (تین الف لمبی) سے پڑھی جاتی ہے۔ اور اگر ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو، تو اسے مدہ منفصل اور مدہ جائز کہیں گے۔ جس میں طویل ہے اور توسط (دو الف کی مقلد) بھی جائز ہے۔ حرف مدہ کے بعد سکون وقفی ہو، تو اس پر مدہ عارض (جو مد جائز ہے) پڑھی جاتی ہے۔ فتح کے بعد جو واوی یا ساکن ہو اسے لیتہ کہتے ہیں۔ ان کے بعد

سکون وقفی ہو، تو ان پر تالین پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس میں قصر (ایک الف کی مقدار) افضل ہے۔ اور مد جائز میں افضل طول پھر توسط اور قصر بھی جائز ہے۔ کسی کلمہ میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بصورتِ جزم ہو تو مد کلمی مخفف اور بصورتِ شد ہو تو مد کلمی مشقل پڑھیں گے۔ اور حرف مقطعات میں ایسی ہی مد حرفی مشقل یا مخفف ہوتی ہیں۔ اور لحاظ حکم ان سب کو مد لازم کہتے ہیں، اور اس میں صرف طول ہے۔

حُرُوفِ مُسْتَعْلِیَّہ (جن کا مجموعہ خَصَصْ، صَغَطِ قِطْبَہ) میں تفخیم (پڑھنا) ہے باقی سب حُرُوفِ مُسْتَقْلِلَہ ہیں جن میں ترقیق (باریک ہونا) ہے۔ لیکن ان میں سے لَ، تَ، اُ، اَلِف کبھی مُفْخَمٌ اور کبھی مُرَقَّق (باریک) ہوتے ہیں۔ اَللّٰہُ اور اَللّٰہُک کی لام۔ باقی کی فتح یا ضمہ سے پڑا اور اس کے کسرہ سے دیگر لاموں کی طرح باریک پڑھی جاتی ہے اور متحرک تر فتح اور ضمہ سے پڑا اور کسرہ سے باریک ہوتا ہے۔ اگر ساکن ہو تو باقی کے ضمہ و فتح سے پڑا، اور اس کے کسرہ سے باریک ہوگا۔ بشرطیکہ کسرہ اسی کلمہ کا ہو، اور اصل ہو۔ اور اس کے بعد اسی کلمہ میں حُرُوفِ مُسْتَعْلِیَّہ نہ ہو۔ عارضی کسرہ (جو تر ساکن سے پہلے صرف الف کے نیچے ہوتا ہے) اور دوسرے کلمہ کا کسرہ (جس کے بعد خالی الف تر ساکن سے پہلے ضرور ہوگا) تر کو باریک نہیں کرتے۔ اور تر ساکن کے بعد حرف مستعلیہ اس کو خواہ وہ پڑ ہو، یا باریک، پُر کر دیتا ہے۔ جیسے قِرطَاس مگر جب وہ دوسرے کلمہ میں ہو، تو باریک تر پڑ نہیں ہوگا۔ جیسے فَاصِبِرُ صَبْرًا تر ساکن بالوقف کے ماقبل کسرہ ہو، یا اگر اس کا ماقبل ساکن ہے، تو اس سے پہلے پڑ کسرہ ہو یا تر سے پہلے ہی ساکن ہو، تو وہ باریک ہوگا، ورنہ پُر پڑھا جائے گا۔ اور مَجْرُوحًا کا تر انا لہ کی وجہ سے باریک ہے۔ اور اَلِف پُر حُرُوف کے بعد پڑا اور باریک

کے بعد باریک پڑھا جاتا ہے۔ حُرُوفُ تَلْقَہ جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدِّ ہے۔ بحالت سکون اپنے مخرج میں کچھ سختی سے، اُورَت اور ک نر می سے مل جاتے ہیں۔

دو ہم مثل یا ہم مخرج یا قریب المخرج حروف کو جن میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، ایک کر کے مُشَدِّد پڑھنے کو علی الترتیب ادغامِ صغیرِ مثلیں، یا متجانسین یا متقاربین کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ واؤ، مدہ، اور یاتے مدہ کا ادغام ہم مثل ہیں، اور حرفِ حلقی کا ہم جنس (ہم مخرج) میں ادغام منع ہے۔ ادغامِ صغیر میں ساکن کی آواز بالکل ختم کر دینے کو ادغامِ تام، اور اس کا کچھ اثر باقی رکھنے کو، ادغامِ ناقص کہتے ہیں۔ اور ادغامِ ناقص صرف نون ساکن، یا تنوین کی صفتِ غنۃ باقی رکھ کر واؤ اور یار میں اور طاء کی تفخیم باقی رکھ کر ث میں ہوتا ہے۔

کسی لفظ کے آخر میں نون ساکن کی آواز پیدا کرنے کو تنوین کہتے ہیں جو دو حرکتوں کی صورت میں لکھی جاتی ہے۔ نون ساکن یا تنوین کو پڑھنے کے چار طریقے ہیں:-

۱۔ اظہارِ حلقی یا مطلق۔ ۲۔ اخفاء۔ ۳۔ انقلاب۔ ۴۔ ادغامِ تام یا ناقص۔

اُدِ مِم ساکن کو تین طرح پڑھتے ہیں۔ اگر اس کے بعد بھی مِم ساکن ہو، تو ادغامِ صغیرِ مثلیں ہوگا۔ اور ب ہو، تو اخفاء، شفوی۔ اور ان کے سوا کوئی اور ہو، تو اظہارِ شفوی ہوگا۔

قرآن پاک میں صرف پانچ جگہ کلمہ کے آخر متحرک حرف کو اگلے متحرک حرف میں ادغامِ کبیر کیا گیا ہے۔ جن میں سے لَاتَا مَنَائِیں اِشَام ضروری ہے۔ اور تسہیل صرف ایک جگہ اَعْجَبِی میں ضروری ہے۔

وقف کے تین طریقوں، اسکان۔ روم اور اِشَام میں سے پہلا مشہور ہے۔

اور وقف چرکہ قرآنی رسم الخط کے تابع ہے، اس لیے خالی حروفِ مدہ کو بحالتِ وقف پڑھنا ہوگا۔ لیکن بعض زائد الف وقف میں بھی نہیں پڑھے جاتے اور رسم الخط میں محذوف حروفِ مدہ، محذوف ہی رہیں گے۔ اور جہاں کسی حرف کو مقطوع لکھا گیا ہے، اس پر وقف جائز ہے اور متصل پر نہیں۔

اور نِعْمَۃٌ وغیرہ جہاں تائے مدورہ سے مرسوم ہیں، وہاں وقف ہا سے ساکن کی صحت میں ہوگا۔ اور جہاں بشوٹہ سے مکھے گئے ہیں وہاں وقف میں ت ہی رہے گی اور اس رسم الخط کی حکمت حروفِ مقطعات کی طرح خدا تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

قرآن پاک کے جن حصوں کو بسم اللہ شریف سے جدا کیا گیا ہے انہیں سورۃ کہتے ہیں۔ اور سورہ توبہ پک کے شروع میں بسم اللہ شریف حکمتِ الہی کے تحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لکھوائی۔

آیات و سور کی موجودہ ترتیب لوح محفوظ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کاتبین وحی کو بتائی تھی۔ اگرچہ ترتیب نزول موقعوں کی مطابقت کی وجہ سے اس سے مختلف تھی۔

نبوت پانے کے بعد ۱۳ سال مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما رہے۔ اس زمانہ میں نازل شدہ آیات اور سورتیں مکی کہلاتیں۔ پھر آپ ہجرت فرما کر مدینہ شریف میں آباد ہو گئے۔ اور جتنا حصہ قرآن کریم کا آخر زندگی تک نازل ہوا، اُسے مدنی کہا گیا۔

قرآن پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی ہزاروں صحابہ کرام کے



سینوں میں، اور کئی ایک کے پاس کتابت میں بھی محفوظ ہو گیا تھا۔ لیکن یہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں سات صدی قرآن کی شہادت پر تشویش ہوئی، تو حضرت عمرؓ کے مشورہ پر خلیفہ اولؓ نے سرکاری طور پر کاتبین وحی ہی سے نقلیں لکھوا کر علاقہ جات میں بھیج دیں۔ اور حضرت عثمانؓ کے دور میں جب ان سات قرآنوں کے متعلق افضلیت کے جھگڑے شروع ہو گئے، جو خدا اور رسولؐ کے فرمان کے مطابق مختلف اللسان عربوں کی سہولت کے لیے جائز تھیں، تو انھوں نے اختلاف امت کو دور کرنے کے لیے آنحضرتؐ کی خاص قرأت پر دوبارہ لکھوا کر صرف اسی کی عام تلاوت کا حکم دے دیا۔ اگرچہ علم میں وہ گنت قرآنوں کو بھی محفوظ رکھا گیا۔ ان سات یا دس قرآنوں کو سبع قرآن یا عشرہ قرآن کہا جاتا ہے۔

قرآن پاک کی خدمت کسی نہ کسی انداز میں علماء نے ہر دور میں کی ہے۔ عجیبوں کی سہولت کے لیے قرآن پر تجلج بن یوسف کی لکھائی میں یحییٰ بن یعمر نے نقطے لگائے اور اپنے ساتھی نصر بن عاصم کے ساتھ مل کر حرکات ایجاد کیں۔ چنانچہ قرآن کے ساتھ ان خدمات کو بھی دوام حاصل ہو گیا۔

قرآن حکیم اقوام عالم کے لیے پیغام رحمت، اور ایمان والوں کے لیے دستور العمل ہے۔ اس کی تعظیم اور محبت جزو ایمان اور تلاوت موجب برکات اور اس پر عمل وسیلہ نجات ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس نور ہدایت سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

# مرکز ادارۃ اصلاح کی دیگر مطبوعات

- ۱۔ تبلیغ و تربیت دین کے پانچ اصول
- ۲۔ اوقات نماز کیلئے محمدی دائمی جنتری
- ۳۔ تخصیص التجوید ————— زیر طبع
- ۴۔ مقدمۃ الجعزی کا مطلب غیر ترجمہ ————— زیر طبع

○ مرکز ادارۃ اصلاح پاکستان البدر بھائی پھیر و ضلع قصور کا ماہانہ تبلیغی و تربیتی اجتماع ہر قمری ہینہ کے دو کئے جمعہ کو ہوتا ہے۔

○ مرکز البدر کی شاخ گلشن راوی لاہور کا ماہانہ اجتماع ہر قمری ہینہ کے آخری بدھ کو ہوتا ہے۔

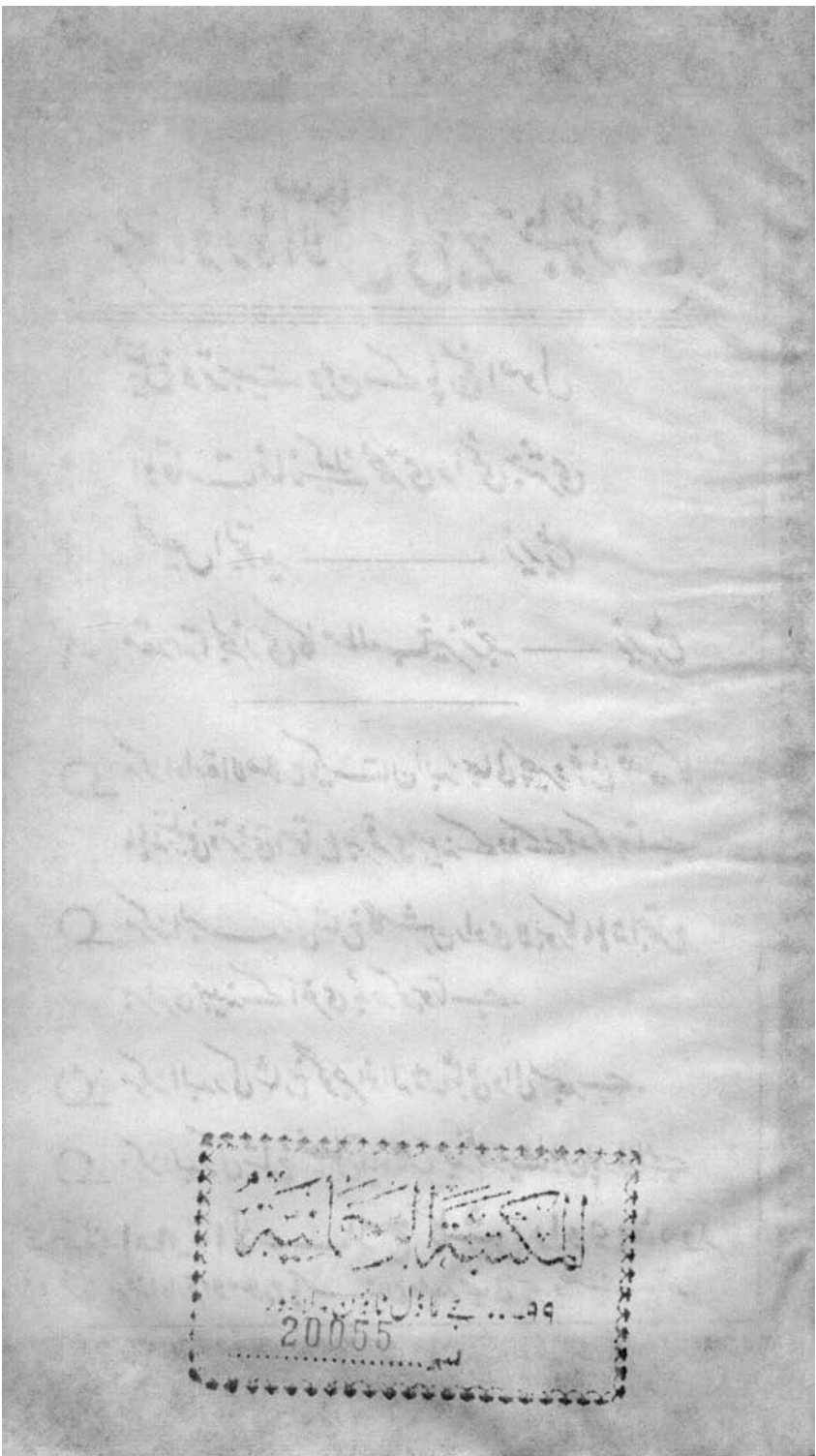
○ مرکز البدر کی شاخ گوجرانوالہ میں ٹاہلی والی مسجد ہے۔

○ مرکز البدر کی شاخ فیصل آباد میں مسجد المحدثین پور بازار ہے

تفہیم مرکز: ادارۃ اصلاح گلشن راوی لاہور

مرکز ادارۃ اصلاح پاکستان البدر بھائی پھیر و ضلع قصور

مرآن - تجوید قرآن



# مرکز ادارۃ الاصلاح کی دیگر مطبوعات

- ۱۔ تبلیغ و تربیت دین کے پانچ اصول
- ۲۔ اوقات نماز کیلئے محمدی دائمی جنتری
- ۳۔ تلخیص التوحید ————— زیر طبع
- ۴۔ مقدمۃ الجہزی کا مطلب خیر ترجمہ ————— زیر طبع

○ مرکز ادارۃ الاصلاح پاکستان ابدر بھائی پھیر و ضلع قصور کا  
ماہانہ تبلیغی و تربیتی اجتماع ہر قمری مہینہ کے دو کئے جمعہ کو ہوتا ہے۔

○ مرکز ابدر کی شاخ گلشن راوی لاہور کا ماہانہ اجتماع  
ہر قمری مہینہ کے آخری بدھ کو ہوتا ہے۔

○ مرکز ابدر کی شاخ گوجرانوالہ میں ٹاہلی والی مسجد ہے۔

○ مرکز ابدر کی شاخ فیصل آباد میں مسجد محمدیث امین پور بازار ہے

تقدیم مرکز۔ ادارۃ الاصلاح گلشن راوی لاہور  
فرع مرکز ادارۃ الاصلاح پاکستان ابدر بھائی پھیر و ضلع قصور